فاتحہ خوانی وغیرہ میں حقہ پیتے ہوئے ذکرودعا کرنا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3194

تاریخ اجراء: 11ربیع الثانی1446ھ/15اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حقہ پیتے ہوئے ذکر و دعا کرنا کیسا؟یعنی فاتحہ خوانی وغیرہ پہ کئی دیہاتوں میں حقہ رکھا ہوتا ہے لوگ حقہ پی رہے ہوتے ہیں اور (کلی کئے بغیر) ساتھ ساتھ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی بھی وقفے وقفے سے کر رہے ہوتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ذکر و دعا اور تلاوت کے ظاہری آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ منہ صاف ہو، قابل نفرت بو نہ ہو، اس چیز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عام فرشتوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی قدرت نہیں دی، جب مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے، فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر تلاوت کی لذت لیتا ہے۔ اور منہ کی بدبو جس طرح دوسرے انسانوں کے لئے ایذاء رسانی کا سبب ہے، یوں ہی فرشتوں کی ایذاء کا بھی سبب ہے، یہی وجہ ہے کہ منہ میں قابل نفرت بو ہو تو اس وقت ذکر و دعا اور تلاوت قرآن کریم کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں حقہ پینے سے اگر منہ میں قابل نفرت بو پیدا ہو جائے تو کلی کئے بغیر، ذکر و دعا و تلاوت کرنا، مسجد میں جانا اور وقت میں گنجائش ہو تو نماز پڑھنا بھی منع ہے۔

جہاں اس طرح کا معمول ہے وہاں ممکنہ صورت میں افہام و تفہیم سے کام لیتے ہوئے ذکر و تلاوت اور بطور خاص مسجد کی حاضری اور نماز کے اوقات میں منہ صاف کرنے پر تربیت کی جائے۔

حدیث مبارک میں بالخصوص منہ کی صفائی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا گیا" طيبوا أفواهكم بالسواك؛ فإنها طرق القرآن "ترجمہ: اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف رکھو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ (شعب الایمان، رقم الحدیث 1940، ج3، ص451، مکتبۃ الرشد، ریاض)

فرشتے مسلمانوں سے قرآن مجید کی تلاوت سنتے ہیں، چنانچہ ابو یحییٰ زکریابن محمد انصاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 926ھ) اسنی المطالب فی شرح روض الطالب میں ذکر کرتے ہیں:"وقد ورد أن الملائکۃ لم یعطوا فضیلۃ قراءۃ القرآن، وھي حریصۃ لذلك علی استماعہ من الإنس" ترجمہ: روایت میں آیا ہے کہ (عام) فرشتوں کو تلاوت قرآن کی فضیلت نہیں دی گئی، اسی لئے وہ انسانوں سے قرآن مجید سننے پر حریص ہوتے ہیں۔(اسنی المطالب فی شرح روض الطالب، ج 1، ص 67، دار الکتاب الإسلامي)

تلاوت کے وقت فرشتے قاری قرآن کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر تلاوت کی لذت حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"فرشتوں کو قرآنِ عظیم کا بہت شوق ہے اور عام ملائکہ کو تلاوت کی قدرت نہ دی گئی۔ جب مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے، فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر تلاوت کی لذت لیتا ہے۔ اس وقت اگر منہ میں کھانے کی کسی چیز کا لگاؤ ہوتا ہے، فرشتہ کو ایذا ہوتی ہے۔(احکامِ شریعت، ص 147، کتب خانہ امام احمد رضا، لاہور)

جس چیز سے انسانوں کو ایذاء ہوتی فرشتوں کو بھی ہوتی ہے، جیسا کہ امام اہلسنت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا:"حقہ تمباکو کو پینے والے کے منہ کی بو نماز میں دوسرے نمازی کو معلوم ہوئی، تو کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا:"منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں نماز مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے، جب تک منہ صاف نہ کرلے، اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچنی حرام ہے، اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو، تو بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے:"ان الملٰئکۃ تتأذی ممایتاذی منہ بنواٰدم" ترجمہ: ملائکہ کو ہر اس شے سے اذیت ہوتی ہے جس سے بنی آدم کو اذیّت پہنچتی ہے۔(فتاوی رضویہ، ج 7، ص 384، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی امجدیہ میں ہے "کچا لہسن، پیاز کھانا مکروہ ہے اور کھانے کے بعد جب تک بو باقی ہے، مسجد میں جانا منع ہے اور اگر وقت میں گنجائش ہو، تو نماز میں بھی تاخیر کرے، ورنہ بدرجہ مجبوری پڑھ لے۔ یوہیں جب تک بو باقی ہو، تلاوت بھی مکروہ ہے اور وجہ سب کی یہ ہے کہ اس سے فرشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے:"فان الملائکۃ تتاذی ممایتاذیٰ بہ الانس" اور پختہ لہسن پیاز کھانے میں حرج نہیں کہ اس کے کھانے سے بدبو نہیں پیدا ہوتی اور ہنگ میں چونکہ بدبو ہوتی ہے، لہذا یہ بھی کچے لہسن کے حکم میں ہے۔(فتاوی امجدیہ، ج 2، حصہ 4، ص 150، 149، مکتبہ رضویہ،

کراچی)

مجلس ذکر میں بدبودار منہ لے کر جانے کے متعلق مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مَجمعوں، درسِ قرآن کی مجلسوں، علمائے دین واولیائے کاملین کی بارگاہوں میں بدبودار منہ لے کر نہ جاؤ۔۔۔

مزید فرماتے ہیں: جب تک منہ میں بدبو رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مَجمعوں میں نہ جاؤ۔ حقہ پینے والے، تمباکو والا پان کھا کر کلی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ جسے گندہ دَہنی کی بیماری ہو اُسے مسجدوں کی حاضری مُعاف ہے۔(مرآۃ المناجیح، ج6، ص26، 25، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ذکر و دعا کے وقت منہ کی بدبو سخت ناپسندیدہ ہے، جیسا کہ فضائل دعا میں ہے" ادب 53: جب قصدِ دعا ہو پہلے مسواک کر لے کہ اب اپنے رب سے مناجات کرے گا، ایسی حالت میں رائحہ متغیرہ (یعنی منہ کی بدبو) سخت ناپسند ہے، خصوصاً حقّہ پینے والے، خصوصاً تمباکو کھانے والوں کو اس ادب کی رعایت ذکر و دعا و نماز میں نہایت اہم ہے، کچا لہسن پیاز کھانے پر حکم ہوا کہ مسجد میں نہ آئے وہی حکم یہاں بھی ہوگا۔" (فضائل دعا، ص108، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم